



سوال

(43) میت کی طرف سے قربانی کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کی طرف سے قربانی کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے قربانی کے جواز والی روایت ابو الحسناء راوی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے جیسا کہ راقم الحروف کی تحقیق ماہنامہ شہادت میں شائع ہو چکی ہے، تاہم صدقہ کے جواز کے عمومی دلائل کی رو سے میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ یہ قربانی صدقہ ہوگی لہذا اس کا سارا گوشت غریبوں میں تقسیم کر دینا چاہئے۔

شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”احب الی ان یتصدق عنہ ولا یضحی عنہ، وان ضحی فلا یاکل منها شیئاً و یتصدق بہا کلہا“

میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ میت کی طرف سے (مطلقاً) صدقہ کیا جائے اور قربانی نہ کی جائے اور اگر کوئی قربانی کر دے تو اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے (بلکہ) سارے گوشت کو صدقہ کر دے۔ (سنن الترمذی البواب الاضاحی باب ما جاء فی الاضحیۃ عن المیت ح ۱۴۹۵)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 182

محدث فتویٰ